درسِ حدیث (۸) اسلامی مارشل قوانین (حصہ ششم)

محمود الملة والدّین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' کے تحت ہونے والی مجلس ذکر کے بعد ہراتوار بعد نمازِ مغرب درس حدیث دیا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان دروس کی افادیت کے پیش نظر اِن دروس کو ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے، آمین (ادارہ)

# فوج کو محاذ پر بھیجتے وقت عسکری ہدایات

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد غفرلہٗ

(۷ رجمادی الاوّل ۱۴۳۵ھ / ۹ رمارچ ۲۰۱۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

امام محمد رحمة اللّٰه علیه نے اپنی کتاب اَلسِّیَرُ الکبِیْر میں ایک باب باندھا ہے بَابُ وَصَایَا الْاُمَرَاءِ ''امیروں کو ہدایات'' یعنی فوج کو کسی محاذ پر بھیجتے وقت کیا کیا خاص ہدایات ہونی چاہییں ؟ اس میں سب سے پہلی روایت ابْنِ بُرَیْدَةَؓ کی امام ابوحنیفہ رحمة اللّٰه علیه سے نقل کی ہے اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ اِذَا بَعَثَ جَیْشًا اَوْ سَرِیَّةً قَالَ لَھُمْ جب کوئی بڑا یا چھوٹا لشکر کسی مہم پر بھیجتے تو انہیں سب سے پہلی ہدایت یہ فرماتے اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ کہ جاؤ بڑھو، جہاد میں آگے قدم بڑھاؤ اللہ کے نام سے ! سب سے پہلے ان کا تعلق اللہ کی ذات سے جوڑتے اور اللہ کی ذات کی طرف متوجہ کرتے کیونکہ اللہ ہی کی طرف سے ہر قسم کی مدد اور نصرت آتی ہے اور ہر شر سے حفاظت سوائے اس کے کسی سے نہیں ہوتی !

**اللہ کی مدد اور نصرت :**

نبی علیہ السلام یہ بات سمجھا دیتے کہ تمہارے افراد کی تعداد ، تمہارے ہتھیار ، تمہاری جدو جہد ، تمہاری منصوبہ بندی ، جنگی نقشے بنانا یہ سب اُسی وقت کارگر ہوں گے جب اللہ کی مدد اور نصرت شاملِ حال ہوگی ! اس طرف توجہ پھیرتے تھے کیونکہ انسان کی توجہ عام طور پر اُن چیزوں کی طرف زیادہ جمتی ہے اور جلدی جاتی ہے جو نظر آتی ہوں ، سامنے ہوں ، حسی چیزوں پر زیادہ خوش ہو جاتا ہے اور اعتماد کرتا ہے ! تو ان پر ایک حد تک اعتماد تو درست ہے لیکن انحصار اُن پر درست نہیں ہے ! انحصار اور اعتماد سمجھایا گیا کہ اللہ کی ذات پر ہونا چاہیے ! !

یہ وہ بات ہے جو ہر مسلمان جرنیل کو سکھائی جائے ، چاہے وہ پاکستانی فوج کا ہو ، چاہے وہ سعودی عرب کی فوج کا ہو ، چاہے بنگلہ دیش کی فوج کا ہو ، جس فوج کا بھی ہو اُنہیں یہ باتیں بتانی ضروری ہیں ! اس کی برکت سے مادّی قوت میں اللہ کی مدد سے طاقت پیدا ہوتی ہے ، معنوی طاقت جو دشمن پر رعب پیدا کرتی ہے ! یہ بات سب سے پہلے نبی علیہ السلام سکھاتے تھے ! !

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اَلسِّیَرُ الصَّغِیْر کو بھی اسی سے شروع کیا ! امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ذکر کی بَعَثَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَزِیْدَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ عَلٰی جَیْشٍ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یَزِیْد بِنْ اَبُوْ سُفْیَانَ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید کو بھیجا اور پھر ساتھ چلے اور نصیحت فرمائی ہدایات فرمائیں ! !

**''یزید'' نام نفرت کی علامت بن گیا :**

حضرت ابوسفیانؓ کے ایک بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے ، ان کے ایک بیٹے یزید بھی تھے ، پھر حضرت معاویہؓ کے اپنے ایک بیٹے کا نام بھی ''یزید'' تھا ، تاریخ میں یزید تو بہت بڑے بڑے لوگوں کے نام ہوئے ہیں ، اچھے لوگوں کے بھی ہوئے لیکن وہ ''یزید'' جو تھا اس نے ایسی حرکتیں کیں جس کی وجہ سے قیامت تک امت میں یہ نام لوگوں میں ایک نفرت کی علامت بن گیا ! لوگ اپنے بچوں کا یہ نام بھی نہیں رکھتے ، گالی بن گیا ! حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا ،

مدینہ منورہ پر حملہ کیا، تین دن مدینہ منورہ کو حلال رکھا اور ایسی خرافات اس نے کیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے نام کو گالی بنادیا ! !

بہرحال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید کو بھیجا اور پھر ساتھ چلے اور نصیحت فرمائی ہدایات فرمائیں، اس میں معلوم ہورہا ہے کہ جو فیلڈ مارشل ہو وہ ساتھ بھی چلے ثواب کے لیے ! ! ایک فوجی ضابطہ ہے، فوجی ضابطے کے لیے اس کا ساتھ چلنا ضروری نہیں ہے، اسلامی فوج میں دو چیزیں ہیں، ایک فوجی ضابطے اور ایک اللہ کی مدد اور ثواب ! ! کافروں کی فوج میں ثواب کا تصور نہیں ہے، مسلمانوں کی فوج میں ثواب، عذاب یہ سب چیزیں آتی ہیں، جائز ناجائز آئیں گی، کافروں کے ہاں جائز ناجائز نہیں ہے، ان کے ہاں رولز آئیں گے جو ہر ملک نے اپنے بنا رکھے ہیں بس اس پر کہتے ہیں کہ یہ قانون ہے، یہ قانون نہیں ہے ! جبکہ دوسرے ملک نے اس کو غلط کہہ رکھا ہوگا، وہاں کہیں گے یہ قانون نہیں، ایک ملک نے قانون بنا رکھے ہیں کہیں گے کہ یہاں کا یہ قانون ہے ! !

## اسلامی قوانین کا معیار :

اسلام کا معیار اور طرح کا ہے اس میں قانون وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے اور صحابہ کرامؓ نے اپنے مشورے سے یا اجماعِ امت سے جو طے ہو جائے وہ قانون ہے وہ اٹل قانون ہے ! !

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ چلے اور نصیحت فرمائی ہدایات فرمائیں ان کو اور جب یہ چلنے لگے تو یَزِیْدِ بِنْ اَبِیْ سُفْیَانَ نے کہا یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهُ کہ اے اللہ کے رسول کے خلیفہ اَنَا الرَّاکِبُ وَاَنْتَ الْمَاشِیْ میں تو سوار ہوں آپ پیدل چل رہے ہیں تو یہ مناسب نہیں ہے بے ادبی ہے ! فَاِمَّا اَنْ تَرْکَبَ وَاِمَّا اَنْ اَنْزِلَ یا تو آپ بھی سوار ہو جائیں یا پھر میں بھی اُترتا ہوں، پیدل چلتا ہوں ! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَرْکَبُ وَلَا اَنْتَ بِالَّذِیْ تَنْزِلُ نہ میں سوار ہوں گا، نہ تم اُترو گے اسی طرح چلتے رہو ! تم سواری پر رہو اور میں پیدل ساتھ چلوں گا ! !

اِنِّیْ اَحْتَسِبُ خُطَایَایَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ میں اپنے ان قدموں کا اللہ سے اجروثواب کی اُمید رکھتا ہوں، اس لیے پیدل چل رہا ہوں تھوڑی دیر تاکہ اللہ تعالیٰ سے اس جہادی مہم پر جو تم جا رہے ہو ان کا تو حصہ تھا ہی تھا یہ تو کمان کر رہے تھے ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان کا تو ہر چیز میں حصہ ہے جو بھی جو کارروائی جہاں کرے، لیکن ایک اپنا عملی جذبہ بھی تھا کہ اس مہم پر تم جو جا رہے ہو میں اس میں اللہ تعالیٰ سے اجر اور ثواب کی امید رکھتا ہوں ان قدموں پر جو میں اُٹھا رہا ہوں تمہارے ساتھ ! !

## غازیوں کے ساتھ مشایعت :

اس میں امام محمدؒ ایک حدیث نقل کرنے کے بعد بتاتے ہیں فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ یَنْبَغِیْ لِلْمَرْءِ اَنْ یَّغْتَنِمَ الْمَشْیَ فِیْ تَشْیِیْعِ الْغُزَاةِ غازیوں کے ساتھ کچھ دیر ساتھ رہ کر مناسب ہے آدمی کے لیے کہ اس کو غنیمت جانیں ان کی مشایعت کو کہ یہ اجروثواب کا ذریعہ ہے، پیسے نہیں ملے، مالِ غنیمت بھی نہیں ملا، وہ تو لشکر بھیج دیا، پتہ نہیں فتح ہوتی ہے نہیں ہوتی یہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن ثواب یقینی ملے گا اس لیے اس کو غنیمت جانے اور شریک ہو، ساتھ دے کچھ دور تک چاہے جانا پڑے اور یہ بھی آتا ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ ''جس آدمی کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں گے اس کے لیے جنت واجب ہے'' تو اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے ساتھ چلے ! !

حضرت انسؓ سے بھی ایک روایت ہے کہ مَا اجْتَمَعَ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ مُسْلِمٍ ''مسلمان کے جوف میں، جسم میں کسی بھی حصے میں، جو بھی جوف ہے اس کا اندر کا، اس میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے'' ! یہ اللہ تعالیٰ نے نبی عَلَیْهِ السَّلَامُ کے ذریعے بات بتائی ہے !

## حضرت ابوبکرؓ کا عمل :

اس کے بعد امام محمد رحمۃ اللّٰہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ایک

اور روایت سے فرماتے ہیں کہ اَنَّهٗ اَتٰی بِرَاحِلَتِهٖ لِیَرْکَبَ وہ بڑھے اپنی سواری کی طرف تاکہ سوار ہوں لیکن ابھی کچھ دور ہی چلے فَقَالَ بَلْ اَمْشِیْ فرمانے لگے نہیں میں پیدل چلوں گا فَقَادُوْا رَاحِلَتَهٗ وَهُوَ یَمْشِیْ خدام ان کی راحلہ ساتھ ساتھ لے کر چلے ، سواری موجود تھی لیکن وہ پیدل چلتے رہے وَخَلَعَ نَعْلَیْهِ پھر ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے جوتے بھی اُتار دیے وَاَمْسَکَهُمَا بِاِصْبَعَیْهِ اور اپنی دونوں انگلیوں میں اس طرح اس کو پکڑ لیا جوتوں کو اُٹھالیا رَغْبَةً اَنْ تَغْبَرَّ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اس جذبے کے تحت کہ ان کے پیر اللہ کے راستے میں غبار میں بھر جائیں غبار آلود ہو جائیں کیونکہ حدیث میں آ گیا کہ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں گے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی ! !

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے ایسا نبی علیہ السلام کی اقتدا میں کیا وَاِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا اِقْتِدَاءً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّهٗ حِیْنَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ شَیَّعَهٗ وَمَشٰی مَعَهٗ مِیْلًا اَوْ مِیْلَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةَ اَمْیَالٍ نبی علیہ السلام نے حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کو جب یمن کی طرف بھیجا تو نبی علیہ السلام ایک میل دو میل یا تین میل حضرت معاذؓ کے ساتھ ساتھ چلے پیدل مشایعت میں ، اس لیے ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے اس سنت پر عمل کیا ! !

اب یہ بات ہمارے کسی جرنیل کو نہیں پتا ہو گی ، کسی بریگیڈیئر کو نہیں پتا ، فوج کے سپاہیوں کو نہیں بتائی گئی حالانکہ سکھانی چاہیے ، ان کی تربیت کی جاتی ہے ان پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوتا ہے ، سپاہی پر بھی لاکھوں روپے سے زیادہ کروڑ خرچ ہو جاتا ہو گا جب تک وہ پورا سپاہی نہیں بن جاتا ! اور ادھر جرنیلوں پر تو بہت زیادہ ، لیکن تربیت ان کو وہی دی جاتی ہے جو کتابیں یورپ ، امریکہ ، برطانیہ کی رکھی ہوئی ہیں وہ پڑھائی جاتی ہیں ، وہ کتابیں جن کا تعلق ہتھیاروں سے ہے وہ تو ٹھیک ہے پڑھاؤ لیکن اس کے علاوہ حیثیت اس کے کہ یہ مسلمان فوجی ہیں ایک مسلمان حکومت کا سپاہی ہے یا افسر ہے ، ضروری ہے کہ امام محمدؒ کی یہ کتاب ( اَلسِّیَرُ الْکَبِیْرُ ) پڑھائی جائے اور ان کے سکول ، کالجوں میں ڈیفنس کالج ہے ، ( ملٹری کالج ) کاکول ہے ، نیشنل کالج ہے ، فلاں ہے ، فلاں ہے ، اس میں یہ مضامین ہونے چاہییں ، میں کہتا بھی رہتا ہوں !

اب ہمارے بیان جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور جامعہ کے وٹس ایپ گروپ پر بھی چلنے لگ گئے ہیں ! اللہ کرے ان کے کانوں میں بھی یہ باتیں پڑنے لگیں کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ باتیں دینی طلبا بھی سیکھیں اور سکول و کالج اور یونیورسٹیوں کا طبقہ بھی یہ باتیں سنے تاکہ انہیں پتہ چلے کہ اسلام اتنا بڑا اور اتنا وسیع مذہب ہے کہ اس میں سفارتی قوانین، بین الاقوامی قوانین، مارشل رولز ہیں، ساری کی ساری، چھ جلدوں کی یہ کتاب امام محمدؒ کی ، یہ تو ایک جلد ہے جو میرے سامنے رکھی ہے ! ایسی مایہ ناز کتاب کسی نے آج تک نہیں لکھی، کافروں میں بھی قوانین کی ایسی کتاب موجود نہیں ہے !

میں نے پہلے بھی بتایا آپ کو کہ چھ سو سال پہلے ہالینڈ کے ایک آدمی نے ایک کتاب لکھی ہے، کچھ فوجی اور بین الاقوامی قوانین اس میں بھی ہیں، کچھ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں لیکن ایسی نہیں، اس پر یورپ بغلیں بجا رہا ہے،خوش ہوتا ہے فخر کرتا ہے ! اور ہمارے مسلمان کو پتہ نہیں کہ ہمارے پاس اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے اتنا مربوط ! !

## حضرت ابوبکرؓ کی جنگی ہدایات :

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو جنگی مہم سے متعلق کچھ ہدایات دیں جو مارشل قوانین بن گئے ! یہ مارشل رولز ہیں جو بتائے جا رہے ہیں، اس میں انہیں بین الاقوامی قوانین بھی بتائے ہیں کہ فوج، رعیت اور سول معاملات میں کیا کرے ؟ یہ بتا رہے ہیں ! !

ثُمَّ قَالَ پھر فرمایا اِنِّیْ مُوْصِیْكَ بِعَشْرٍ فَاحْفَظْهُنَّ دیکھو میں تمہیں دس باتوں کی ہدایت کرتا ہوں ان کو یاد رکھنا ایک تو یہ بتائی کہ اِنَّكَ سَتَلْقٰی اَقْوَامًا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ قَدْ فَرَّغُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فِی الصَّوَامِعِ معلوم ہوتا ہے کہ سربراہِ مملکت کو جب کسی مہم پر بھیجنا ہو تو اس علاقے کے لوگوں کا مزاج، وہاں کا ماحول، وہاں کا جغرافیہ، وہاں کے عوام کا مزاج، ان کی نفسیات کی پوری معلومات ہونی چاہیے ! !

اس حدیث سے آپ حیران ہوں گے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں بیٹھے ہیں، اور مختصر سا عرصہ خلافت کا، دو سال بھی پورا نہیں ہوا لیکن انہیں جغرافیہ پر اور پورے عرب اور اس کے اطراف پر کتنی گہری نظر اور کتنی معلومات تھیں ! سب ہدایات دیں، جب تم اس طرف جاؤ گے تو کچھ

لوگ تمہیں ایسے ملیں گے جو تارکُ الدنیا ہیں، عبادت کر رہے ہیں جیسی بھی عبادت ہے ان کی صحیح ہے یا غلط اس سے بحث نہیں بس ان کا کام عبادت کرنا ہے، اپنے دین کے مطابق جو ہے اس میں لگے ہوئے ہیں نہ کمانے سے غرض، نہ شادی، نہ بیاہ، کچھ نہیں فَذَرْهُمْ قانون بن گیا کہ چھوڑ دیں ان کو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہی ہدایات دے رکھی ہیں، یہ مارشل قانون بن گیا ہے ہمارے ہاں کہ ان کو چھوڑ دو، ان کو کچھ مت کہو، نہ ان کے خلاف کارروائی کرو، نہ انہیں گرفتار کرو، نہ جیل میں ڈالو، انہیں چھوڑ دو ان کے حال پر ! !

وَمَا فَرَغُوْا لَهٗ اَنْفُسَهُمْ چھوڑ دو جب تک وہ اسی دھندے میں لگے رہیں تم سے تعارض نہ کریں تمہارے خلاف کچھ نہیں کر رہے بس اپنی عبادت سے سروکار ہے، اسی سے کہتے ہیں قانون بن گیا امام ابو یوسف رحمة اللّٰه علیه امام محمد رحمهُ اللّٰه سب نے اس کو اصول بنا لیا اس سے استدلال کیا اور یہ ضابطہ بنا دیا کہ اَنَّ اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ لَا يُقْتَلُوْنَ ایسے افراد کو قتل نہیں کیا جائے گا وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَيْضًا امام ابوحنیفہ رحمة اللّٰه علیه سے بھی یہی ایک روایت آتی ہے !

**ایک اہم ہدایت :**

پھر آگے ابوبکرؓ نے ایک اور ہدایت کی کہ وَسَتَلْقٰى اَقْوَامًا قَدْ حَلَقُوْا اَوْسَاطَ رَءُ وْسِهِمْ پھر تمہیں وہاں کچھ اور لوگ ملیں گے جنہوں نے اپنے سر کے بیچ میں سے حلق کر رکھا ہوگا، وہ اس طرح سے بال چھوڑ دیتے ہیں مینڈیوں کی طرح تو فرماتے ہیں ان کی کھوپڑی میں تلوار مار دینا فَافْلِقُوْهَا بِالسَّيْفِ تلوار سے سر کو پھاڑ دینا، سخت کارروائی کرنا، کوئی رعایت ان کے ساتھ نہ کرنا، ایک یہ ہدایت کی وَالْمُرَادُ الشَّمَامِسَةُ یہ شَمَامِسَةُ کون ہیں ؟ وَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْعَلَوِيَّةِ فِيْنَا ہمارے اندر مسلمانوں میں ایک عَلَوِيَّةٌ کا جو فرقہ پیدا ہوا وہ اسی طرح کے ہیں ! یہ ہارون علیہ السلام کی اولاد ہیں یَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهِمْ فِی الْقِتَالِ وَيَحُثُّوْنَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ان کے پاس لوگ آتے جاتے ہیں وہ زیادہ تو کچھ نہیں کرتے لیکن لڑائی جھگڑے میں قتال کے معاملے میں لوگ ان سے رائے لیتے ہیں وہ رائے دیتے ہیں اور قتال پر اُبھارتے ہیں، یہ ان کی نشانی ہے، حضرت ابوبکر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه کو ان کی پوری

معلومات تھیں، جرنیل کو چلتے وقت ساری چیزیں بتائیں ! !

اور فرمانے لگے کہ فَمِنْهُمْ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ تو ان میں ائمہ کفر ہیں، کام نہیں کر رہے، صف میں نہیں آئے ہوئے لیکن رائے رکھتے ہیں، رائے دیں گے انہیں، یوں کرنا ہے، اب کارروائی کرنی ہے، اب نہیں کرنی، یہاں کرنی ہے، یہاں نہیں کرنی، ایسے کرنی ہے، اس طرح نہیں کرنی لیکن وہ ذی رائے ہیں فرمایا ان کو نہیں چھوڑو قَتْلُهُمْ اَوْلٰى مِنْ قَتْلِ غَيْرِهِمْ ان کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے سے بہتر ہوگا ان کو قتل کرنا لہٰذا فوراً کارروائی کرو ، یہ بھی بتایا ! !

اسی لیے ایک جگہ انہوں نے کہا فَاضْرِبُوْا مَقَاعِدَ الشَّيَاطِيْنِ مِنْهَا بِالسُّيُوْفِ جہاں شیطان بیٹھتے ہیں ان میں اس جگہ پر تلوار سے وار کرنا، وہ جگہ کون سی ہے جہاں شیطان بیٹھتے ہیں ؟ اَیْ فِیْ اَوْسَاطِ رُءُ وْسِهِمُ الْمَحْلُوْقَةِ وہ گنجے سر جو اِن کے ہیں ان کے بالکل بیچ میں وار کرو، ختم کردو ایک ہی وار میں، کوئی رعایت نہیں کرو، اب بھی فوج میں جہاں سخت کارروائی کرانی ہوتی ہے تو جرنیل انگریزی میں آرڈر دیتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ سنگدلانہ کارروائی کرو ! اپنے فوجیوں کو کہیں گے سنگدلانہ کاروائی کرو ! حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ جملے قانون بنیں گے ! !

اللہ توفیق دے ہمارے جرنیلوں کو فوجیوں کو ہماری حکومت کو جب یہ سکھائیں گے تو انہیں بجائے منہ موڑ موڑ کے انگریزی کے بول سکھانے کے یہ عربی کلمات سکھائے جائیں گے یہ بولیں گے ماتحت کو حکم دیتے وقت، انگریزی کے لفظ بولتے ہیں، وہ انگریز آکر ہمیں غلام سمجھتا تھا اور ایسے ہی بولتا تھا جیسے غلاموں سے بات کرتے ہیں، اب ان سے تربیت لے کر آتے ہیں ہمارے افسران تو یہ بھی اسی طرح بولتے ہیں اپنے ماتحت سے غرا کر جیسے غلام سے بولتے ہیں، روِش بھی وہی چلی آرہی ہے زبان بھی وہی چلی آرہی ہے جیسے اُستاد ہوگا شاگرد میں وہی رنگ آئے گا وہی انگریزوں کا چلا آرہا ہے !

آگے فرماتے ہیں دیکھیں کتنی اہم بات آرہی ہے کہ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَقْتُلَ رَجُلًا مِنْهُمْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْتُلَ سَبْعِيْنَ مِنْ غَيْرِهِمْ ان میں سے ایک آدمی کو قتل کرو مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ ان کے علاوہ کافروں کے ستر آدمی مارے جائیں، اتنے خطرناک ہیں، معلوم ہوتا ہے رائے دینے والا انسان جو

ہوتا ہے یہ بڑا خطرناک ہوتا ہے، لیڈر، چاہے بوڑھا ہو، اُٹھا کے اسے چلانا پڑ رہا ہے، اسے نہیں چھوڑا جائے گا، اسے ماریں گے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ﴿ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَا اَیْمَانَ لَھُمْ ﴾ [1]

اب یہ قانون ضابطہ بنایا فوجی ضابطہ بتایا یا نہیں بتایا ؟ امام محمد رحمة اللّٰہ علیه نے مارشل قوانین بنائے لیکن استدلال کہاں سے کر رہے ہیں ؟ قرآن یا حدیث ! ! آگے آیت ﴿اَئِمَّةَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَا اَیْمَانَ لَھُمْ ﴾ وَالْمُرَادُ بِمَقَاعِدَ الشَّیَاطِیْنِ شَعْرُ رُءُ وْسِهِمْ مختلف حدیثیں آرہی ہیں ! وَذٰلِكَ یَکُوْنُ فِی الرَّاْسِ کَمَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ اِقَامَةِ الْحَدِّ ایک دفعہ ایک حد قائم کی حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه نے اور فرمایا حد جاری کرتے وقت کہ سر پر مارنا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ فِی الرَّاْسِ شیطان یہاں سر میں ہی تو آتا ہے، پھر انہیں سجھاتا ہے شرارتیں کرتے ہیں حرکتیں کرتے ہیں ! !

**بچوں کو قتل نہیں کرنا :**

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیکھو وَلَا تَقْتُلْنَ مَوْلُوْدًا بچے کو ہرگز قتل مت کرنا ! یہ بھی مارشل قانون اسلام کا آگیا کہ بچوں کو نہیں مارا جائے گا ! ! آج اس قانون کو اگرچہ بنا ہوا ہے، انگریزوں نے بھی بنا رکھا ہے عالمی طور پر فوجوں کے لیے، لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا شام میں ہی دیکھ لیں آپ، وہ روس کے ایماء پر اس کی مدد سے ''بشارالاسد'' مار رہا ہے [2] کتنے معصوم بچوں کا خون اب تک ہو چکا ہے ؟ اور امریکہ نے کتنا خون افغانستان اور عراق میں بچوں کا کیا ہے ! عورتوں کا کیا ہے معصوم بچوں کا کیا ہے ! اسلام کا ایک قانون ہے بہت اعلیٰ بلند اخلاق کے ساتھ دیکھو ہرگز کسی بچے کو نہیں مارنا ! !

امام محمدؒ فرماتے ہیں وَمَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَھُوَ مَوْلُوْدٌ ہر آدمی مولود ہے پھر تو کسی کو بھی نہ مارو ! بھئی آپ مولود ہیں یا نہیں ؟ کوئی ہے آپ میں ایسا جو مولود نہ ہو ؟ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ

---

[1] سورة التوبة : ۱۲ [2] سابق صدر سوریا (۱۷؍جولائی ۲۰۰۰ء ۔ ۸؍دسمبر ۲۰۲۴ء)

مارو جاکر اور ایک طرف کہتے ہیں مولود کو نہ مارو ! کہتے ہیں لٰکِنَّ الْمُرَادَ ھُوَ الصَّبِیُّ بچے مراد ہیں بچوں کو نہیں مارنا ! !

## عورت کو قتل نہیں کرنا :

آگے فرماتے ہیں وَلَا امْرَاَةً عورت کو بھی نہیں مارنا، عورت کو بھی قتل نہیں کرنا ! یہ بھی اسلامی قانون اور ضابطہ آگیا، یہ بھی اسلامی مارشل قوانین میں سے ہے اور فوج کو بتایا جائے گا کہ عورت کو نہیں مارنا ! ! لیکن یہاں پر عورتوں کا قتل کتنا ہو رہا ہے ؟

آپ سب کو علم ہے کسی سے چھپا ہوا نہیں کہ عراق میں کیا ہو رہا ہے ؟ افغانستان میں کیا ہو رہا ہے ؟ کینیا میں اور کہاں کہاں ؟ امریکہ نے کیا کیا کیا ہے ؟ عورتوں اور بچوں کو مارتے ہیں کہتے ہیں ''کارپٹ بمباری'' کریں گے یعنی ہم فرش بچھا دیں گے بموں کا، بمباری کر کے فرش بچھا دیں گے ! یہ لفظ ہیں ان کے، اس میں ہسپتال وغیرہ سب آگئے، اسلام میں اس کی اجازت نہیں ہے !

## بوڑھوں کو قتل نہیں کرنا :

مزید فرماتے ہیں وَلَا شَیْخًا کَبِیْرًا بوڑھے کو بھی نہیں مارنا، یہ بھی ہدایت ہے ایک مارشل قانون آگیا جب جاؤ تو بوڑھے کو نہیں قتل کرنا تم نے، ایک روایت میں ہے کہ شَیْخًا فَانِیًا ایسا آدمی جو بالکل بوڑھا ہے بس کبھی مر جائے گا جس کا آخری وقت ہے ایک سال دو سال چار سال جیے گا اللہ کو پتا ہے باقی بظاہر یہی ہے کہ یہ کسی بھی وقت رخصت ہوسکتا ہے یَعْنِیْ اِذَا کَانَ لَا یُقَاتِلُ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بوڑھا قتال نہیں کر رہا تو اسے قتل نہیں کرو وَلَا رَأْیَ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ اور ان معاملوں میں کوئی رائے بھی نہیں رکھتا مشورے بھی نہیں دیتا فَاَمَّا اِذَا کَانَ یُقَاتِلُ اَوْ یَکُوْنُ لَهٗ رَأْیٌ فِیْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ یُقْتَلُ اگر وہ بوڑھا تو ہے لیکن وہ لڑتا ہے یا لڑتا تو نہیں لیکن رائے رکھتا ہے (تو اسے قتل کر دیا جائے گا) ہنری کسنجر[1] کی طرح امریکہ کا وزیر خارجہ، اب اس کی عمر نوے سال ہوگی لیکن اب بھی اس کا دماغ جوانوں جیسا ہے اب بھی معاملات جب ہوئے ہیں یہ جو معاملہ ہوا تھا کہ امریکہ کی دو عمارتیں جہاز سے گرائیں،

[1] ہنری کسنجر (۲۷؍مئی ۱۹۲۳ء ۔ ۲۹؍نومبر ۲۰۲۳ء)

اس وقت اس نے مشورہ دیا کہ ایٹم بم چلا دو ! اس نے کہا ایٹم بم چلاؤ ! اس کا مشورہ یہ تھا، آج بھی وہ امریکی حکومت کو مشورہ دیتا ہے اور یہ صدر وغیرہ اس سے مشورے لیتے ہیں کیونکہ بہت بیدار دماغ ہے اتنا بوڑھا ہونے کے باوجود بھی یہ وہ آدمی ہے جب ہم بچے تھے اُس وقت اس نے پاکستان میں پل کا کام لیا تھا چین اور امریکہ کی دوستی میں، اس وقت وزیر خارجہ تھا امریکہ کا، یہودی ہے، بہت بڑا دشمن مسلمانوں کا، اب آپ جائیں گے تو دیکھ کے اس پر ترس کھائیں گے، اتنا بوڑھا ہے کھال لٹک رہی ہے اس کی، تو ایسے آدمی کو بالکل نہیں چھوڑنا کیونکہ ذی رائے ہے رائے دیتا ہے اور پوری دنیا کا نقشہ اس کے سامنے ہے، اس نے یورپ والوں کو کہا تم ترقی نہیں کر سکتے تم بہت پیچھے ہو، کہا کیوں ؟ اس نے کہا تمہارا ٹیلی فون نمبر ایک ہے ہی نہیں، بس اتنی بات کہی، تمہارا ایک ٹیلی فون نمبر نہیں ہے امریکہ کا ایک ٹیلی فون نمبر ہے، پورے امریکہ میں ڈائل کرنے کے لیے زیرو کے بعد فلاں نمبر ملاؤ، کال مل جائے گی، یورپ ڈائل کرنے کے لیے کوڈ نمبر جرمنی کا اور ہے، فرانس کا اور ہے، سپین کا اور ہے، جنیوا کا اور ہے، ہالینڈ کا اور ہے اور برطانیہ کا اور ہے، اس نے کہا آپ پیچھے ہیں ! آپ کی کرنسی بھی جدا جدا ہے اور آپ کے فون نمبر بھی ایک نہیں ہیں لہٰذا کرنسی تو ایک کر ہی لی انہوں نے، اب لا رہے ہیں آہستہ آہستہ ''یورو'' آ گیا ہے لیکن ابھی تک ''پاؤنڈ'' نہیں گرا، پاؤنڈ چل رہا ہے، باقیوں نے وہ تسلیم کر لیا تو بڑا ذی رائے ہے اب بھی رائے دیتا ہے مشورے دیتا ہے تو اگر ایسا بوڑھا ہوگا جو رائے رکھتا ہو تو فرمایا کہ اسے قتل کیا جائے گا، کیوں ؟ وہی بات کہ فوجی قانون ہے ! الحمدللہ تمام چیزیں قرآن اور حدیث میں موجود ہیں ! !

فرماتے ہیں عَلٰی مَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَمَرَ بِقَتْلِ دُرَیْدِ بْنِ الصِّمَّۃِ . دُرَیْدِ بْنِ الصِّمَّۃِ ایک بڑا دور اندیش بوڑھا، بہت ہوشیار، بہت زیادہ بیدار تھا وَکَانَ ذَا رَاْیٍ فِی الْحَرْبِ جنگی مشقوں کا جنگی مہمات کا ماہر تھا فَاَشَارَ عَلَیْھِمْ اس نے انہیں اشارہ کیا، مشورہ دیا تھا ان سب کو اُس وقت جب نبی علیہ الصلاۃ و السلام فتح مکہ کے بعد طائف اور حنین کی طرف روانہ ہوئے تو یہ بوڑھا بھی ساتھ ہو گیا اس نے مشورہ دیا تھا طائف والوں کو کہ عورتوں کو کہیں اونچی جگہ بھیج دو جنگ میں ساتھ لے کر مت جانا،

بڑے لڑاکا اور تیر انداز تھے، ٹھیک نشانہ مارنے کے ماہر، بہادر بھی تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم عورتوں سمیت جائیں گے کیونکہ مکہ فتح ہونے کی وجہ سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی تھی ہر جگہ چرچا ہو گیا تھا اس وجہ سے ان کے حوصلے پست ہو گئے تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم عورتوں کو اس لیے لے کر جائیں گے تاکہ پیچھے بھاگیں ہی نہ، جب بھاگنے لگیں گے اپنے عورتیں بچے میدان میں ہوں گے تو کہاں بھاگ سکتے ہیں ؟ قدم رک جائیں گے تو پھر ہم لڑتے رہیں گے تو کافر عورتیں اپنے بچوں کو لے کر آئیں، اس نے کہا تھا عورتوں کو مت لے جاؤ، اُوپر کہیں بھیجو پھر جا کے لڑو، لیکن انہوں نے اس کا مشورہ نہیں مانا ! فَلَمْ یَقْبَلُوْا رَاْیَهٗ وَقَاتَلُوْا مَعَ اَهَالِیْهِمْ عورتیں، بچے، مال، مویشی سب میدان میں لائے ! اس لیے تاکہ کسی طرح بھی ہم پیچھے نہ ہٹیں، اگر پسپا ہونا بھی پڑے تو نہ ہو سکیں، بچوں کی وجہ سے رکنا پڑ جائے گا ! بہادر تو کافر بھی بہت ہوتے ہیں لیکن وَکَانَ ذٰلِكَ سَبَبُ اِنْهِزَامِهِمْ یہی وجہ ان کی ہزیمت (شکست) کا سبب بن گئی ! انہوں نے اس کی رائے پر عمل نہیں کیا ! تو اس میں پھر وہ اشعار نقل کر رہے ہیں :

اَمَرْتُهُمْ اَمْرِیْ بِمُنْعَرِجِ اللِّوٰی فَلَمْ یَسْتَبِیْنُوا الرُّشْدَ حَتّٰی ضُحَی الْغَدِ
فَلَمَّا عَصَوْنِیْ کُنْتُ مِنْهُمْ وَقَدْ اَرٰی غَوَایَتَهُمْ وَ اَنَّنِیْ غَیْرُ مُهْتَدِ

''میں نے انہیں (اپنے قبیلہ کو) '' مُنْعَرِجِ اللِّوٰی '' کے مقام پر مشورہ دیا تھا لیکن انہوں نے میری نصیحت پر دھیان نہیں دیا حتی کہ اگلے دن کی صبح ہونے پر سمجھے، جب انہوں نے میری نافرمانی کی تو میں تب بھی ان کے ساتھ تھا حالانکہ میں ان کی غلطی اور گمراہی کو دیکھ رہا تھا اور میں بھی گمراہوں میں شامل تھا'' (ترجمہ از مرتب)

فَلَمَّا کَانَ ذَا الرَّاْیِ فِی الْحَرْبِ تو جب یہ ذی رائے تھا تو نبی علیہ السلام نے باقاعدہ حکم دیا کہ اس کو قتل کر دیا جائے ! غالبًا مجھے یاد پڑتا ہے سو یا اس سے اوپر اس کی عمر تھی لیکن نبی علیہ السلام نے خصوصی آرڈر بھیجا ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دو !

اب بندوق بھی نہیں اُٹھتی اس سے، اتنی جان نہیں ہے اس میں کہ بندوق اٹھا لے، اٹھائے گا تو گر جائے گا لیکن رائے، رائے تو ایسی چیز ہے کہ پوری فوج تیار کر دیتا ہے انسان صرف منصوبہ پیش

کر کے ،اس لیے فرمایا اسے مت چھوڑنا تو یہ بھی اصول آ گیا کہ شیخ فانی کو کچھ نہیں کہنا لیکن اگر وہ بڑا سیاست دان ہے، بڑا مدبر ہے، جنگی امور کا ماہر ہے، پھر اسے نہیں چھوڑنا پھر اسے قتل کرنا ہے ! !

## پھل دار درختوں کو ختم نہیں کرنا :

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ پیدل چلتے جا رہے ہیں جوتے ہاتھ میں پکڑ رکھے ہیں اور جرنیل کو ہدایات دے رہے ہیں کہ ان دس چیزوں میں سے ان ان چیزوں کا خیال رکھنا پھر فرمایا وَلَا تَعْقِرَنَّ شَجَرًا بَدَا ثَمَرُہٗ ایسے درخت کو بھی مت کاٹنا جو پھل دینے پر آ گیا ہو ! ایک یہ اصول فرمایا اور یہ فرمایا کہ وَلَا تَحْرِقَنَّ نَخْلًا اور کھجور کے درختوں کو بھی مت کاٹنا، اور انگور کی جو بیلیں ہوتی ہیں ان کو بھی مت کاٹنا ! کہتے ہیں اب انہوں نے یہ بات کی تو یہ قانون بن گیا ! امام اوزاعی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے تو یہی اصول بنا دیا کہ جہاں بھی فوجی مہم ہوگی فوج یہ کام نہیں کر سکتی، درخت نہیں کاٹیں گے اور پھل بھی نہیں اور اسی طرح بیلیں خراب نہیں کریں گے ! کیوں ؟ لِاَنَّ ذٰلِکَ فَسَادٌ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ یہ تو فساد ہے یہ تو تخریب کاری ہے لہٰذا تخریب کاری نہیں کرنی وَاسْتَدَلَّ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی ﴿ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ﴾[1] ''اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور کھیت اور مویشی ہلاک کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا'' اس میں امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قرآن اور حدیث سے استدلال فرما رہے ہیں ! !

## ایک رائے :

مزید فرماتے ہیں کہ ایک رائے یہ بھی ہے جیسے کہ حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالی عنہ نے فرمایا اسی طرح امام اوزاعی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی رائے ہے اور حضرات نے بھی یہ استدلال کیا رائے میں، لیکن ہم کہتے ہیں ہمارے ہاں یہ نہیں ہے ہمارے ہاں یہ ہے کہ کاٹ سکتے ہیں، توڑ دیں گے، برباد کریں گے، کیوں ؟ بڑی زبردست دلیل دے رہے ہیں وَلٰکِنَّا نَقُوْلُ لَمَّا جَازَ قَتْلُ النُّفُوْسِ وَھُوَ اَعْظَمُ حُرْمَۃً مِّنْ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ جب نفوس کا قتل جائز ہے جو اِن چیزوں کے مقابلے میں بہت اہم چیز ہے ! !

[1] سورۃ البقرۃ : ۲۰۵

کیا انسان کے مقابلے میں درخت قیمتی ہے ؟ ! کیا انگور کا باغ قیمتی ہے ؟ ! کیا کھجور کے درخت قیمتی ہیں ؟ ! ظاہر ہے ، قیمتی نہیں ! تو جب لڑائی میں نفوس کو قتل کیا جائے گا کہ جاؤ قتل کردو اور وہ بھی اعلیٰ نفس جو ذی رائے ہے اسے بھی نہ چھوڑنا، اسے تو ضرور ہی مارنا، یہ بھی فرمایا ! !

تو فرما رہے ہیں کہ جب انسانوں کو قتل کرنا جائز ہے لَمَّا جَازَ قَتْلُ النُّفُوْسِ وَهُوَ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِّنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ لِكَسْرِ شَوْكَتِهِمْ آج ان کی شوکت برباد ہو جائے، رعب دبدبہ ختم ہو جائے فَمَا دُوْنَهٗ مِنْ تَخْرِيْبِ الْبُنْيَانِ وَقَطْعِ الْاَشْجَارِ لَاَنْ يَّجُوْزَ اَوْلٰى تو اس سے کم درجے کی چیزیں، عمارت کو توڑنا ہے، درختوں کو کاٹنا ہے تو یہ بطریقِ اولیٰ جائز ہے ! مناسب ہے کہ یہ بطریقِ اولیٰ جائز ہو، جب یہ کام کر سکتے تھے تو یہ بھی کر سکتے ہیں ، یہ بھی ایک رائے بن گئی ائمہ کی ، ایک وہ بن گئی ! !

## قرآن سے استدلال :

اب انہوں نے تو قرآن سے استدلال کیا، وہ کہتے ہیں ہم نے بھی قرآن سے استدلال کیا، دلیل سب قرآن اور حدیث سے دیں گے اس سے باہر نہیں جاتے وَبَيَانُ هٰذَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ﴾[1] یہ آ رہا ہے اس سے استدلال کرتے ہیں کہ جہاں بھی جائیں گے کفار کو غیظ میں ڈالیں گے اور اس میں وہ ان کو برباد کرتے ہیں جس سے کافر جلتے ہیں اور ان کی شوکت ختم ہوتی ہے وہ چیزیں ہم کریں گے !

پھر حضرت ابوبکر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی ہدایات کا کیا کریں گے ؟ اس کا جواب دے رہے ہیں وَتَاْوِيْلُ حَدِيْثِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا اَشَارَ اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِی الْكِتَابِ بَعْدَ هٰذَا

ابھی آگے آ رہا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ہدایات دی تھیں اس کی ایک خاص مصلحت تھی، یہ نہیں تھا کہ یہ قانون ہے کہ ایسا کرنا ہی نہیں، ایک خاص وجہ تھی جس کی وجہ سے انہوں نے ایسا کیا اور وہ آگے آ رہی ہے وہ یہ کہ اَنَّهٗ عُلِمَ بِاِخْبَارِ النَّبِیِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الشَّامَ تُفْتَحُ وَتَصِيْرُ لِلْمُسْلِمِيْنَ بہت دور کی نگاہ تھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ! وہ جب لشکر بھیج رہے تھے

[1] سورة التوبة : ۱۲۰

تو نبی علیہ السلام کی حدیثیں سن رکھی تھیں کہ شام فتح ہوگا اور مسلمانوں کے لیے ہو جائے گا ! اب جب شام نے فتح ہونا ہے اور مسلمان وہاں حکمرانی کریں گے، اگر درخت کاٹ دیں گے تو نقصان مسلمانوں کا ہے، باغ ختم کریں گے تو نقصان مسلمانوں کا ہے، اس لیے انہوں نے فرمایا تھا کہ ہرگز مت کاٹنا کیونکہ بالآخر جب تمہارا تسلط وہاں ہوگا اور عملداری تمہاری شروع ہو جائے گی تو یہ درخت وغیرہ سب ہمیں کام دیں گے، فائدے کی چیز ہے، یہاں نہیں کاٹنے تو کہتے ہیں کہ وہ جانتے تھے ! وَتَصِيْرُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَنَهَاهُمْ عَنِ التَّخْرِيْبِ وَقَطْعِ الْاَشْجَارِ عَلٰى مَا بَيَّنَهٗ بَعْدَ هٰذَا وَهُوَ تَاْوِيْلُ الْحَدِيْثِ الْمَرْوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيْضًا

## حدیث کی تاویل :

نبی علیہ السلام سے جو حدیث انہوں نے نقل کی ہے جس میں آپ نے درختوں کو کاٹنے سے منع کیا تھا اس حدیث میں اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے مفاد میں تھا اس لیے منع کیا تھا ! ! اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ نَصَبَ الْمِنْجَنِيْقَ عَلٰى حِصْنِ ثَقِيْفٍ وَفِيْهِ مِنَ التَّخْرِيْبِ مَا لَا يَخْفٰى کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی عَلَيْهِ السَّلَامُ نے بذاتِ خود وہاں مِنْجَنِيْقْ نصب کرایا اور مِنْجَنِيْقْ جو ہوتا ہے وہ کیا کرتا ہے ؟ عمارتوں کو توڑتا ہے تو عمارت تو درخت سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے تو جب نبی علیہ السلام نے توڑوایا اور اس سے گولے پھینکے اور بمباری کروائی اور تخریب کروائی توڑوایا اس کو، تو معلوم ہوا ضرورت کے وقت ایسی چیز صحیح ہے، ہاں اگر پتہ ہو کہ یہ قلعہ ویسے ہی ہمارے ہاتھ میں آ جائے گا معمولی لڑائی سے، تیروں سے، تلواروں سے، چھوٹی جنگ سے پھر نہ توڑو کیونکہ وہ تمہارے ہاتھ میں آ کر فائدہ دے گا ! !

## مویشی ذبح نہ کرنا :

آگے فرمایا قَالَ وَلَا تَذْبَحَنَّ بَقَرَةً وَلَا شَاةً نواں اور دسواں قانون آ رہا ہے کہ دیکھو نہ بکری ذبح کرنا، نہ گائے ذبح کرنا وَلَا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَوَاشِيْ اِلَّا لِاَكْلٍ اس کے علاوہ جتنے جانور ہیں کوئی ذبح مت کرنا قتل کرنا اِلَّا لِاَكْلٍ ہاں کھانے کے لیے فوج کو ضرورت ہے پھر کوئی جانور پھر رہے ہیں ان کو لے کر ذبح کروا اپنے فوجیوں کے لیے وہ تو ٹھیک ہے، اس کے علاوہ مت کاٹنا ! !

کیونکہ وہ جانتے تھے وجہ وہی آ رہی لِمَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْ ذَبْحِ الْحَیَوَانِ اِلَّا لِاَکْلِہٖ وَفِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ یَجُوْزُ لِلْغَانِمِیْنَ تَنَاوُلُ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ فِیْ دَارِ الْحَرَبِ اور اس میں یہ بھی استدلال ہے قانون بن گیا اس حدیث سے فوجی ضابطہ یہ بھی نکل آیا کہ فوجی جوانوں کو کھانا اور چارہ جو دَارُ الْحَرَبْ میں ملتا ہے اسے استعمال کرنا جائز ہے، مالِ غنیمت میں جمع کرانا اس کا ضروری نہیں ہے اپنی ضرورت کے لیے اسے استعمال کر سکتے ہیں وَاَنَّ ذَبْحَ الْمَاْکُوْلِ لِلْاَکْلِ مِنْ ھٰذِہِ الْجُمْلَۃِ

یہ دس قوانین ہیں اور بھی چیزیں آ رہی ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اس میں آپ نے فوجی قوانین بھی دیکھ لیے، ہدایات دیکھیں جو بہت مفید ہیں !

اللہ توفیق دے ہماری حکومت کو کہ یہ مضامین فوج کو بھی سکھانا شروع کر دیں ! ہمارے فوجیوں کو تو شرم آئے گی ہماری چٹائیوں پر بیٹھ کر سیکھنے میں، ہمیں وہاں بلالو، پہلے بھی میں نے کہا تھا، ہمیں وہاں بلالو ہم وہاں بیان کریں گے فیس بھی نہیں لیں گے ان شاء اللہ جو لیکچر دیں گے اس کی کوئی فیس نہیں لیں گے جبکہ آپ بڑی بڑی فیس لیتے ہیں ایک ایک لیکچر کی فیس، آپ کو فائیو سٹار، سیون سٹار ہوٹل میں رکھتے ہیں پھر بذریعہ گاڑی بیان کرانے لے جاتے ہیں بہت بڑی گاڑی میں، ہم تو وہ بھی نہیں لیتے، بس ایسے ہی کرنے کے لیے تیار ہیں، ہم کیا بلکہ بہت سے علماء تیار ہیں لیکن اللہ کرے انہیں توفیق ملے، جتنا ہماری فوج کا اخلاق بلند ہوگا جتنا تعلق مع اللہ قائم ہوگا اس کی وجہ سے دشمن پر کتنی ہیبت اور دھاب بیٹھے گی ! اللہ ہمیں سمجھ کی عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین ! !

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

✿ ✿ ✿

محمود الملّۃ و الدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں نور اللہ مرقدہٗ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جا سکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org